وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

اور نبی مختار ﷺ ان پر پلید چیزیں حرام فرمائیں گے

اوجھڑی اور کپوروں کے متعلق پاک وہند کے

مفـ[illegible] کے فتاویٰ

اوجھڑی اور کپوروں کا شرعی حکم

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی ([illegible])

ناشر: ادارہ تحقیقات عطا
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی
شرقپور روڈ شیخوپورہ

nafseislam
نفس اسلام

[illegible]

تلخیص

سلم العلوم و مبادی

[illegible]

[illegible]

کھجور کی ٹوپی پہن کر

اور

ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم

[illegible]

[illegible]

اسلامی شاہراہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] کل ہے

آپکو

مالک کل بنا دیا

[illegible]

Nafse Islam
نفس اسلام

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ط

اور رسول (کریم) جو تمھیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمھیں روکیں تو رک جاؤ

سنت حسنہ اجزائے غیر ذبیحہ کے شاہراہ میں دلیل و حجت کامل پیش بازو

حلال جانور کے بائیس اعضا مکروہہ کی مباحث فقہیہ

اِتِّقَاءُ الْجَنَانِ
عَمَّا کُرِہَ مِنْ
اَجْزَاءِ ذَبِیْحِ الْحَیَوَانِ

مؤلف

مُفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری (فاضل بندیال)

شعبۂ تصنیف و تحقیق مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی
شرقپور روڈ شیخوپورہ

Nafse Islam
نفس اسلام

«جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں»

"فہرست"

مضمون	صفحہ
تقریظ رفیع فخر الاماثل حضرت قبلہ مفتی محمد عبد اللطیف صاحب مجددی	۱
فتوی مفتی محمد محبوب علی خان صاحب رضوی لکھنوی رحمہ اللہ۔	۲
فتوی مفتی سید محمد افضل حسین شاہ صاحب سابق مفتی بریلی شریف	//
فتوی مفتی محمد افضل الدین صاحب صوبہ ایم پی	۳
فتوی مفتی محمد شریف الحق صاحب ضلع اعظم گڑھ	۴
فتوی مفتی جلال الدین احمد صاحب براؤن شریف ھند	۵
فتوی مفتی سید محمد افضل حسین صاحب مع تصدیق مفتی اعظم ھند بریلی شریف یو، پی انڈیا	۶
فتوی مفتی قاضی محمد عبد الرحیم صاحب مع تصدیق مفتی اعظم ھند	۷
فتوی مفتی بدر الدین احمد صاحب ھند	۸
فتوی مفتی قاضی عبد الرحیم صاحب۔ بریلی شریف	۹

مضمون	صفحہ
فتوی مفتی عنایت احمد صاحب بھارت	۱۰
فتوی مفتی ابو البرکات صاحب۔ حزب الاحناف لاہور	۱۱
فتوی مفتی عبد العلیم صاحب۔ جامعہ نعیمیہ لاہور	۱۲
الاستفتاء	۱۳
الجواب بعون الوہاب	۱۴
المبحث الاول	۱۵
حلال جانور کی سات چیزوں کا حکم۔ سات چیزوں کے ناجائز ہونے کی حکمت	۱۶
چھ چیزیں مکروہ تحریمی	۱۷
سات میں وجہ عدم حصر۔ المبحث الثالث، حلال جانوروں کی پندرہ چیزوں میں آرائے فقہاء۔ پندرہ اشیاء کی اجمالی فہرست	۱۸
توضیح بحث	۱۹
امام اہل سنت کا استدلال دس چیزوں میں	۲۰
المبحث الرابع حرام اور مکروہ تحریمی میں فرق	۲۱
تعریف حرام۔ حرام کا حکم۔ مکروہ تحریمی کا حکم۔ حرام اور مکروہ تحریمی سزا میں برابر	۲۲

اوجھڑی اور کپورے کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی	۲۳
المبحث الخامس۔ اوجھڑی اور کپوروں کی خرید و فروخت کا حکم	۲۴
المبحث السادس۔ سوالات و جوابات۔ سات چیزوں کی کراھیت بکری کے ساتھ خاص نہیں	۲۵
حدیث میں سات چیزیں اور پندرہ کی کراھیت پر علماء کا استدلال۔	۲۶
اجتہاد، استقراء اور تمثیل کی تعریفات	//
سوال ثالث اکثر لوگوں کا اوجھڑی کھانا قابل حجت ہے؟	۲۹
جس کڑاہی میں کپورے تلے ہوں اسی میں ٹکیہ تلی کا کھانا مکروہ ہے	۳۰
ذبح سے پہلے انتڑیوں وغیرہ کی خرید و فروخت	۳۰
جانور ٹھنڈا ہونے سے پہلے چمڑہ وغیرہ اتارنا اور چھری کی نوک لگانا، ذبح سے پہلے کھال وغیرہ کی خرید و فروخت	۳۲
ذبح میں کتنی رگوں کا کاٹنا ضروری ہے	۳۳

خنثیٰ جانور کی قربانی اور خرید و فروخت	۳۴
مرض کیلئے اوجھڑی، شراب وغیرہ کا استعمال	۳۵
راقم الحروف کا موقف	۳۶
اوجھڑی کو کھرچ کر صاف کرنے کا حکم	۳۷
وہابی دیوبندی مرزائی اور شیعہ کا نکاح	۳۸
رسول عربی کی شان میں گستاخی کفر ہے	۳۹
وہابیہ اور دیابنہ کے عقائد کفریہ	۴۰
گستاخ رسول کے کافر ہونے پر اجماع امت	۴۱
عبارات گستاخنہ کے قائلین کافر اور ان کو پیشوا ماننا کفر	۴۲
دور حاضر کے وہابی دیوبندی کافر مرتد	۴۲
وہابی دیوبندی اور شیعہ مرتد اور ان کا نکاح مردار	۴۳
مرزائی کافر مرتد اور اس کا نکاح مردار	۴۳

نفس اسلام

تقریظ رفیع

عین العلماء، فخر الاماثل حضرت قبلہ مفتی محمد عبد اللطیف صاحب مجددی جلالی
شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ احکام شرعیہ فرعیہ متعلقہ بالحلۃ والحرمۃ مسائل پر مولانا کا رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا، ماشاء اللہ! مملو بالتحقیق مزین بالدلائل، شدید الحاجۃ عوام تو عوام خواص کے لیے بھی لائق مطالعہ، اس پُر فتن دور میں مسلمانوں کا حال عجب جس قدر تاسف کیا جائے کم ہے۔ مساجد ہدایت سے خالی، دار العلوم میں علوم نوحہ خواں، خانقاہوں میں مسند نشین اکثر علوم شرعیہ سے ناواقف، اشیاء حرام کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ کیوڑے برسر عام کھائے جا رہے ہیں۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ اس پُر خطر دور میں اس قسم کے رسائل کا آجانا غنیمت اور امر مستحسن ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ حضرت مولٰنا کو مزید دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور شرور و فتن سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ والحمد للہ علی ذالک۔

احقر فقیر جلالی

۴ جمادی اولیٰ ۱۴۲۰ھ

اوجھڑی اور کپوروں کے بارے میں پاک و ہند کے مفتیانِ اہلِ سنّت کے فتاویٰ

فتویٰ عا[illegible]ی ملّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خطیب سابق سُنّی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی

الجواب :- اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الحق والصواب اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا ناجائز ہے۔ واللّٰہُ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

فقط ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ سنّی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی نمبر ۸ یکم ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ منقول از استقامت ہفتہ کانپور جلد نمبر ۲ نمبر ۹ ہم جمعہ ۳ ربیع الآخر ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۶۳ء

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین شاہ صاحب سابق مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

الجواب :- سات چیزیں تو حدیث شریف میں شمار کی گئی ہیں۔ مرارہ[۱] یعنی پتہ، مثانہ[۲] یعنی پھکنا، حیا[۳] یعنی مادہ کی شرمگاہ، ذکر[۴] یعنی نر کی شرمگاہ، (۵) انثیین دونوں خصیے یعنی کپورے، غدہ[۶] یعنی غدود، دم[۷] یعنی خون جاری۔ اَخرَجَ الطبرانی فی المعجم الاَوسط عن عبد اللہ بن عُمرو

ابن عدی والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعا
المرارۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ والدم وکان
احب الشاۃ الیہ مقدمھا۔ اور علامہ قاضی بدیع خوارزمی صاحب
منیۃ الفقہا و علامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ اور علامہ سیدی
احمد مصری محشی دُرِّ مختار وغیرہم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں (۸)
حرام مغز (۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک کھنچے ہوئے ہیں اور فاضلین
اخیرین دو چیزیں اور بڑھائیں (۱۰) خون جگر (۱۱) خون تلی (۱۲) خون
گوشت یعنی جاری خون نکلنے کے بعد جو خون گوشت میں رہ
جاتا ہے (۱۳) دل کا خون (۱۴) پتہ کا زرد پانی (۱۵) بھیڑ وغیرہ کی ناک کی بلغم
(۱۶) وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے (۱۷) دبر یا پاخانہ کا مقام (۱۸) کرش
یعنی اوجھڑی (۱۹) آنتیں (۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا
ہے (۲۱) جانور کا بچہ جس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہوں اس کے جسم پر بال
آئے ہوں یا نہ۔ مگر جبکہ وہ بچہ زندہ نکلے اور ذبح کرلیں تو پھر حلال ہوگا۔

فتوی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل الدین صاحب قبلہ
جامع مسجد درگ مفتی اعظم صوبہ ایم پی

الجواب: بعون اللہ الملک الوہاب والیہ المرجع والمآب
اللہم ہدایۃ الحق والصواب۔ زید کا قول اس بارے میں کہ اوجھڑی
آنتوں کا کھانا جائز اور درست ہے۔ بدتر از بول ہے۔ زید کا اوجھڑی

(خلاصۂ فتوی) کتبہ: مفتی سید محمد افضل حسین مرکزی دار الافتاء بریلی شریف ہند

کھانے کے جواز پر حکم دینا ناشی از جہالت فاحشہ ہے زید کی دلیل اس بارے میں یہ ہے کہ "ہم نے بعض ذمہ دار علماء کو اوجھڑی کھاتے دیکھا ہے" اس دلیل علیل سے ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ اوجھڑی کھانا جائز ہے۔ کسی کے کسی عمل اور فعل کو صرف دیکھ کر قطع نظر اس سے کہ یہ عمل و فعل نفس الامر میں کسی دلیل شرعی پر مبنی ہے یا نہیں، جواز کا حکم دینا یا جائز سمجھ لینا سخت جہالت فاحشہ اور جرأت بے سہارا ہے۔ نیز احکام شرعیہ مصطفویہ میں اپنی اٹکل کو دخل دینا ہے اور من گھڑت حکم شرعی بیان کرنا ہے زید مذکورہ کا جاہلانہ قول کہ میں نے بعض ذمہ دار علماء کو داڑھی منڈاتے دیکھا ہے وغیرہ وغیرہ تو کیا اس دیکھنے سے داڑھی منڈانا، فوٹو لینا، تصویر کھینچنا جائز ہوگا۔ حاشا حاشا ہرگز ہرگز نہیں۔ اس کے خلاف عمرو کا قول کہ اوجھڑی مکروہ ہے تو یہ بالکل صحیح و درست ہے کہ عمرو نے کچھ بھی اپنی اٹکل و من گھڑت سے نہیں کیا بلکہ اس کا معتمد دلیل نقلی ہے کہ آئمہ حنفیہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کرہ ما تستخبثہ الانفس۔ الخ۔

یعنی انسان کپورے اوجھڑی وغیرہ کو پلید جانتے ہیں اور بلا شبہ یہ علت فقہی ہے اور یہی مدار حکم شرعی ہے۔ فقط مفتی محمد افضل الدین، دارالافتاء صوبہ ایم پی

۱۳؍ ذی الحجۃ الحرام مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۷۸ء

فتویٰ حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی

نائب مفتی اعظم ہند جامعہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

الجواب:- اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا ارتکاب ناجائز اور گناہ ہے۔ درمختار میں ہے۔ کل مکروہ ای کراھۃ

تحریمی حرام ای کالحرام فی العقوبۃ بالنار۔ ہر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کا سبب ہونے میں حرام کی مثل ہے۔ متداول کتب فقہ میں اوجھڑی اور آنتوں کا کوئی حکم نہیں ملتا مگر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ میں بدلائل ثابت فرمایا کہ اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں سات چیزوں کی ممانعت وارد ہے۔ فرج زنانہ مردانہ عضو تناسل، خصیہ، غدود، مثانہ، پتہ اور خون۔ نیز عامۂ کتب میں انہیں سات پر اکتفا فرمایا۔ مگر بہت سی کتب میں ان پر اضافہ بھی مثلاً حرام مغز وغیرہ اس سے مستفاد ہوا کہ کراہت انہیں سات میں منحصر نہیں ہیں بلکہ علت کراہت کے پائے جانے کے بعد دوسری چیزیں بھی مکروہ ہوں گی اور ظاہر ہے علت کراہت ان میں خبیث (جس سے گھن اور نفرت کی جائے) ہونا ہے۔ لہذا جو چیز بھی (مثلاً اوجھڑی کپورے وغیرہ) ان کی طرح گندی گھناؤنی ہوں گی۔ مکروہ تحریمی ہوں گی۔

کتبہ: محمد شریف الحق رضوی خادم دار الافتاء اشرفیہ مبارکپور۔

۱۸ صفر ۱۳۹۹ھ

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی

دار العلوم فیض الرسول بستی براؤں شریف ہند

الجواب: بعون الملک العزیز الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب حیوان ماکول اللحم میں ذکر یعنی علامت نر، خصیہ، فرج یعنی علامت مادہ، غدود، پتہ، مثانہ یعنی پھکنا اور خون کا ناجائز ہونا مکروہ تحریمی ہونا حدیث و فقہ میں صراحۃً مذکور ہے۔ عامہ کتب میں فقہائے کرام نے باتباع حدیث انہیں سات پر اکتفا فرمایا۔ لیکن بہت سی کتابوں میں ان پر اضافہ بھی

ہے۔ مثلاً اوجھڑی اور کپورے وغیرہ۔ ان سات چیزوں کے ناجائز ہونے کی علت ان کا خبیث ہونا ہے یعنی گندا اور گھناؤنا پن تو ہر وہ چیز کہ جس میں خبیث اور گھناؤنا ہونے کی علت پائی جائے گی، وہ ضرور ناجائز ہوگی اور واضح ہے کہ عضو تناسل اس لیے ناجائز ہے کہ وہ گذرگاہ نجاست ہے اور مثانہ اس لیے ناجائز ہے کہ وہ پیشاب کا مخزن ہے تو اوجھڑی اور آنتیں عضو تناسل سے خباثت میں بڑھ کر ہیں کہ وہ صرف گذرگاہ نجاست ہے اور یہ گذرگاہ ہی نہیں بلکہ نجاست کے مخزن ہیں اور اوجھڑی و آنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں کہ مثانہ اگر پیشاب کی تھیلی ہے تو اوجھڑی اور آنتیں لید و گوبر کا خزانہ ہیں تو اس علت خباثت کی سبب اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ ھذا ما عندی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ

فتوی حضرت مولنا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب قبلہ مع تصدیق حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ مرکزی دارالافتاء

محلہ سوداگران بریلی شریف یوپی انڈیا۔

طحاوی علی الدر میں ہے قال المحقق اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ (المرارۃ والمثانۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ) لانہا مما تستخبثہ الانفس قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیہم الخبائث، کرش وامعاء (اوجھڑی اور آنتیں) اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں مثانہ اگر معدن بول ہے شکنبہ و رودہ مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھئے یا اجراء علت منصوصہ کرش و امعاء یعنی اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ ھذا خلاصۃ ما فی الفتاوی الرضویہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی خادم فیض الرسول براؤں شریف

مفتی سید محمد افضل حسین شاہ غفرلہٗ۔ ۱۰ شوال ۱۳۸۲ھ۔

فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہٗ

فتویٰ حضرت مولٰنا مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف۔

مع تصدیق حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گندی چیزیں حرام فرمائیں گے اور خبائث سے مراد وہ ہیں کہ سلیم الطبع لوگ جن سے گھن کریں اور انہیں گندی جانیں۔ امام اعظم ہمام اقدم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اَمَّا الدَّمُ فَحَرَامٌ بِالنَّصِّ وَاَکْرَہُ الْبَاقِیَۃَ لِاَنَّہَا مِمَّا تَسْتَخْبِثُہَا الْاَنْفُسُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ اس سے معلوم ہوا کہ حیوان ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں اُن کا مدار خبث کی بنا پر ہے اور حدیث میں مثانہ کی کراہت منصوص ہے اور بیشک اوجھڑی اور آنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گردہ کو ناپسند فرمایا اس بنا پر کہ گذرگاہ بول ہے تو پھر اوجھڑی اور آنتیں کیوں نہ مکروہ ہوں گی۔ اسی بنا پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اوجھڑی اور آنتوں کے مکروہ ہونے کا حکم فرما کر فرماتے ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھے خواہ اجزائے علت منصوصہ اور مثانہ کی کراہت سے مراد کراہتِ تحریمہ ہے۔ تنویر الابصار میں ہے کُرِہَ تَحْرِیْمًا مِنَ الشَّاۃِ سَبْعٌ الخ۔ درمختار میں فرمایا: قِیْلَ تَنْزِیْہًا وَالْاَوَّلُ اَوْجَہُ۔ ردالمحتار میں ہے۔ ظاہر اطلاق المتون ھو الکراھۃ اور مزید تفصیل کے لیے رسالہ مبارکہ "المنح الملیحہ فیما نھی عن اجزاء الذبیحۃ۔" مطالعہ فرمائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ: قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر مصطفےٰ رضا قادری، غفرلہٗ رضوی دارالافتاء بریلی شریف، ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی

صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا سابق صدر المدرسین فیض الرسول

براؤں شریف ہند

الجواب: اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ صورتِ مسئولہ میں زید کا قول (کہ بڑے بڑے علماء اوجھڑی کھاتے ہیں) صحیح نہیں، عمرو کا قول صحیح ہے۔ زمانہ ماضی میں جب سرکار اعلیٰ حضرت حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتویٰ دیا کہ جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر جائز نہیں۔ تو بعض علماء نے اپنی کسر شان سمجھتے ہوئے اس فتویٰ کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ سرکار اعلیٰحضرت نے ان کی تفہیم کی خاطر حدیث و فقہ کے حوالہ جات پیش کر کے خوب واضح فرمادیا کہ پنجگانہ اذان کی طرح اذان خطبہ بھی مسجد کے اندر ناجائز ہے۔ ان علماء کا ہاتھ دلیل فقہی سے خالی تھا ان کو چاہیئے تھا کہ سرکار اعلیٰحضرت کے فتویٰ کو قبول کرتے مگر وہ ضد اور ہٹ پر آمادہ ہو گئے اور یہی بولتے رہے کہ ہمارے پیران کرام و اساتذہ جو جید عالم دین تھے ان کی موجودگی میں اذان خطبہ مسجد کے اندر منبر سے قریب دو ہاتھ کے فاصلہ پر ہوتی رہی۔ لہٰذا اذان خطبہ مسجد کے اندر جائز ہے۔ زید صاحب غور فرمائیں جو دلیل ان علماء جواز اذان خطبہ پر پیش کرتے رہے وہی دلیل اوجھڑی کی حلت پر آپ پیش کر رہے ہیں۔ پھر اگر آپ کی دلیل سے اوجھڑی کی حلت ثابت ہے تو ان علماء کی مذکورہ بالا دلیل سے مسجد کے اندر اذان خطبہ کا جواز بھی ثابت ہو جائے گا تو کیا زید کو اذان خطبہ کا مسجد کے اندر جائز ہونا تسلیم ہے۔ پھر انصاف اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بعض علماء نے اوجھڑی جو جانور کے گوبر کی تھیلی ہے اس کو استعمال کیا تو زید کو اس کا تذکرہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے مگر چونکہ زید کا جوش اس

کے ہوش پر غالب ہے۔ اس لیے وہ اذانی مولویوں کی بولی بول رہا ہے مولیٰ عزّ و جل زید کو اذانی علماء کی ہٹ اور ضد سے بچائے۔ (۱۵ ربیع النور ۱۳۹۹ھ)

کتبہ: بدر الدین احمد قادری الرضوی خادم المدرسۃ الغوثیۃ فی بڑھیا

فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد عبد الرحیم صاحب قبلہ بستوی

مفتی مرکزی دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

الجواب:- اوجھڑی اور آنتیں مکروہ تحریمی ہیں عمر کا قول صحیح ہے اور اس مسئلہ پر بارہا لکھا جا چکا ہے اور کسی ذمہ دار عالم دین کا فعل نصوص فقہیہ کے مقابل لائق ترجیح نہیں جبکہ علمائے اہل سنت بالخصوص مجدد اعظم فقیہ اعظم اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاف تصریح موجود ہے۔ رسالہ مبارکہ المنح الملیحہ فیما نہی عن اجزاء الذبیحہ اور حاشیہ رد المحتار میں بھی یہی تحقیق فرمائی ہے اور میرا سابقہ فتویٰ اسی رسالہ کی تلخیص ہے اور حضور سیدی مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کی تصدیق کے ساتھ بارہا فتویٰ شائع ہو چکا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگراں بریلی۔ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

فتویٰ حضرت علامہ مفتی محمد عنایت احمد قبلہ نعیمی صدر المدرسین
دار العلوم ضیاء الاسلام اترولہ ضلع گونڈہ۔ بھارت۔

الجواب: اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔ صورت مسئولہ میں عمرو کا قول حسن وصحیح ہے۔ زید بے قید کا قول باطل ومردود ہے ماکول اللحم جانوروں میں سات چیزوں کے عدم جواز کی تصریح ہے۔ عالمگیری ج ۵ مصری کتاب الذبائح ص ۲۲۳ پر ہے۔

واما بیان ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ بدائع اشامی جلد ۵ مصری کتاب الذبائح ص ۳۰۴) وفی الطحطاوی قال ابوحنیفۃ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیۃ المرارۃ والمثانۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ) اور ان سب میں عدم جواز کی علت خباثت شامی ج ۵ مصری ص ۲۲۴ میں ہے قلت وفی الخانیۃ ادخل المرارۃ فی اصبعہ للتداوی روی عن ابی حنیفۃ کراھتہ وعن ابی یوسف عدمھا وھو علی الاختلاف فی شرب البول ما یوکل لحمہ اس عبارت سے ظاہر وباہر کہ کراہت مرارہ کی علت بول ہے طحطاوی زیر عبارت مذکور لانھا مما تستخبثہ الانفس فرمایا جس سے واضح کہ ان سب میں عدم جواز کی علت خباثت ہی ہے نہ کہ کچھ اور وفی الشامی الجزء الخامس ص ۲۰۱ قال فی معراج الدرایۃ اجمع العلماء علی ان المستخبثات حرام بالنص وھو قولہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث۔

لہٰذا جن اشیاء میں یہ علت خبیث پائی جائے گی وہ جائز نہ ہوں گی۔

فتویٰ حضرت علامہ "مفتی ابو البرکات

سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب: بکرے وغیرہ حیوانات مأکول اللحم (جن کا گوشت کھانا حلال ہے) کے (۱) کپورے (۲) دم مسفوح (خون جاری) (۳) نر (۴) مادہ کی شرمگاہ (۵) غدود (۶) مثانہ (پھکنا) (۷) پتہ مکروہ تحریمی یعنی قریب الحرام ہیں اور خون کی حرمت قطعی ہے۔ بدائع الصنائع میں علامہ ملک العلماء علاؤالدین ابو بکر کاسانی حنفی (المتوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں:۔

الذی یحرم اکلہ منہ سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدۃ والمثانۃ والمرارۃ لقولہ عزوجل "ویحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث" وھذہ الاشیاء السبعۃ مما تستخبثہ الطباع السلیمۃ فکانت محرمۃ۔ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بکری وغیرہ میں سات چیزوں سے کراہت کی حیث قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من الشاۃ الذکر والانثیین والقبل والغدۃ والمرارۃ والمثانۃ والدم فالمراد کراھۃ التحریمی الخ۔ اور پنجاب میں وباء عام پائی جاتی ہے اکثر جگہ کپورے بے تکلف کھاتے ہیں حالانکہ حرام ہیں اور ستم ظریفی یہ کہ کپورے جس کڑاہی میں تلتے ہیں اسی میں کباب اور تکے بھی تلتے ہیں۔ کپوروں کا عرق جب کباب وغیرہ میں ملا وہ بھی مکروہ و حرام ہو گیا۔ مولیٰ کریم حرام خوری سے بچائے۔

ماہنامہ رضوان، نومبر ۱۹۵۴ء

مفتی عبدالعلیم صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور

الجواب حلال جانور میں سات اشیاء حرام اور مکروہ تحریمی ہیں
دم مسفوح، کپورے، شرم گاہیں، مثانہ، پتا، غدود
اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
فتاوی رضویہ جلد ہشتم صفحہ ۳۲ میں ۲۲ اشیاء کو شمار کیا جن کا کھانا مکروہ
ہے ستر ہ نمبر پر اوجھڑی کو شمار کیا ہے۔

کتبہ محمد عبدالعلیم، دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نائب مفتی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مسئولہ صورت میں اوجھڑی مکروہ ہے اور آنتیں بھی مکروہ، اور خرید و فروخت
دیگر ضروریات کے لیے جائز، فتاوی رضویہ جلد ۸ صفحہ ۳۲ مطبوعہ کراچی
اور خنثی جانور کی خرید و فروخت جائز ہے۔ قربانی جائز نہیں، بہار شریعت
جلد ۲ صفحہ ۱۵، ۱۱۷ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
نائب مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الاستفتاء

علمائے شرع متین سے ایک مسئلہ کی وضاحت مطلوب ہے کہ اوجھڑی اور کپوروں کے کھانے کا عام رواج ہو چکا ہے اوجھڑی کھانے والے حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم اوجھڑی کو اچھی طرح صاف کر کے اس کی بدبو ختم کر کے کھاتے ہیں، نیز اوجھڑی کو اتنا صاف کیا جائے کہ اس کی بدبو ختم ہو جائے اس صورت میں اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں، نیز حلال جانور میں کل کتنی اشیاء ہیں جن کا کھانا ناجائز ہے ہر ایک کی تحقیق و تشریح دلائل صالحہ کی روشنی میں فرمائیں۔

بینوا توجروا

المستفتی احمد رضا خاں ابن مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی
نائب ناظم مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی شرقپور روڈ شیخوپورہ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ

احکام اسلامیہ کا ہر حکم غیر محدود حکمتوں سے آراستہ اور مصالح انسانیہ کا مخزن ہے۔ ہمارے عقول ضعیف اور اذہان ناقصہ اسلام کے اوامر و نواہی کے فوائد ظاہریہ و باطنیہ پر مطلع ہونے سے قاصر ہیں۔ اور ہمارے افکار و انظار کے راستوں میں خطا حائل ہونے کی وجہ سے ان سے حاصل کردہ نتائج غیر یقینیہ ہیں۔

لہٰذا مسائل شرعیہ کی حلت و حرمت کی حکمتوں کو معلوم کرنا امر دشوار ہے۔ اگرچہ بعض احکام کی حلت اور حرمت کی حکمت تک عقل کی رسائی ممکن ہے۔ ہمارے اذہان کی تدابیر کی ان حکمتوں تک رسائی نہیں ہے۔ کیونکہ بڑے بڑے حکما اور عقلاء اپنی عقول کو میزان اور فیصل سمجھ کر ضلالت و کفر کی وادیوں میں ہلاک ہوگئے۔ انسان کی عقل کتنی ناقص اور ضعیف ہے کہ ایک ڈاکٹر یا حکیم کسی شئی کے بارے میں اپنی تحقیق پیش کر دے کہ فلاں شئے فلاں مرض میں اضافہ کر دیتی ہے یا فلاں شئی سے فلاں بیماری عارض ہو جاتی ہے تو اس کی تحقیق کو حرف آخر سمجھ کر اس کے قریب بھی نہیں جاتا بلکہ اس شئی کا استعمال اپنے اوپر حرام سمجھ لیتا ہے۔ مگر افسوس ہے انسان کی عقل

نفیس اسلام

دانش پر ایسے محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، طبیب روح و جسم جن کی زبان کا ہر لفظ اللہ رب العزت کی وحی ہو اور جو امت کیلئے رحیم وکریم ہیں، اگر کسی شئی کو اپنی اُمّت پر حرام کردیں جبکہ یقیناً اس میں بہتری ہوتی ہے۔ مگر اس شئی سے پرہیز نہیں کیا جاتا۔ اس کا استعمال بلاتامل کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مخبرِ صادق علیہ السلام کے حکم کے بعد اس پر عمل نہ کرنا اور اپنی عقل کو دخل دینا ایمان کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجوہر مطلب۔ ان نقوش کو قرطاس کے حوالے کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ لوگ اوجھڑی اور کپورے بڑے شوق اور مزے سے کھاتے ہیں اور کوئی برائی محسوس نہیں کرتے۔ لہٰذا ہم ان کی شرعی حیثیت ناظرین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں اور اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے چھ ابحاث کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) **المبحث الاول**، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سات چیزوں کا حکم، (2) **المبحث الثانی**، سات چیزوں کے مکروہ ہونے کا سبب اور حکمت، (3) **المبحث الثالث**، حلال جانور کی پندرہ چیزوں کے بیان میں آرائے فقہاء، (4) **المبحث الرابع**، مکروہ تحریمی اور حرام میں فرق، (5) **المبحث الخامس**، اوجھڑی اور کپوروں کی خرید وفروخت کا شرعی حکم، (6) **المبحث السادس**، سوالات وجوابات۔

اَلْمَبْحَثُ الْاَوَّلُ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حلال جانور کی سات چیزوں کا حکم

سات چیزیں تو منصوص ہیں۔ لہٰذا بلاریب وشک ناجائز ہیں حدیث شریف کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَدِیٍّ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا الْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالْحَیَاءَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ وَالْغُدَّةَ وَالدَّمَ وَكَانَ اَحَبُّ الشَّاةِ اِلَیْهِ مُقَدَّمَهَا طبرانی بیہقی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری کے گوشت سے سات چیزوں کو مکروہ فرماتے تھے ۱۔ پتہ ۲۔ مثانہ ۳۔ مادہ کی شرمگاہ ۴۔ نر کی شرمگاہ ۵۔ خصیے ۶۔ غدود ۷۔ خون جاری۔ اور حدیث کے آخری جملے کا مفہوم یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری کا اگلا حصہ زیادہ محبوب تھا۔

نفس اسلام

(۲)

اَلْمَبْحَثُ الثَّانِیْ

سات چیزوں کے ناجائز ہونے کی حکمت

حکم شرعی کی حرمت میں ضرور حکمت ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا سات

چیزوں کے ناجائز ہونے کی حکمت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی۔ جیسے حاشیہ طحطاوی میں مذکور ہے کہ

قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رضی اللہ عنہ اَمَّا الدَّمُ فَحَرَامٌ بِالنَّصِّ وَاَکْرَهُ الْبَاقِیَةَ لِاَنَّهَا مِمَّا تَسْتَخْبِثُهُ الْاَنْفُسُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خون کے حرام ہونے کی وجہ تو واضح ہے کیونکہ یہ نص قطعی (قرآن) سے ثابت ہے اور باقی چھ (پتہ، مثانہ، شرمگاہ، نر و مادہ، کپورے، غدود) چیزیں اس لیے مکروہ جانتا ہوں کہ لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور ان کو پلید سمجھتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر پلید چیزیں حرام فرمائیں گے۔

چھ چیزیں مکروہ تحریمی چھ چیزوں کی کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے جیسا کہ اکثر کتب میں اس کی تصریح اور تشریح کی گئی ہے ہم خوف طوالت صرف ایک کتاب کے حوالہ پر اکتفا کریں گے جیسا کہ "مغنی المستفتی عن سوال المفتی" میں مذکور ہے کہ

اَلْمَکْرُوْهُ تَحْرِیْمًا مِنَ الشَّاةِ سَبْعٌ الخ

یعنی بکری میں سات چیزیں مکروہ تحریمی ہیں۔

خلاصہ بحث ان چیزوں کی حرمت کی حکمت واضح ہو گئی کہ یہ پلید سمجھی جاتی ہیں اور لوگ ان سے گھن اور نفرت کرتے ہیں

سات میں وجہ عدم حصر حدیث شریف میں جو سات اشیاء کا ذکر ہے حرمت کا ان میں حصر نہیں ہے کیونکہ ہمیں جب علت معلوم ہوگئی تو پھر دوسری اشیاء بھی ان پر قیاس کی جاسکتی ہیں جبکہ یہی علت ان اشیاء میں بھی پائی جائے گی جیسے صاحبِ اصول شاشی نے قیاس شرعی کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

اَلْقِيَاسُ الشَّرْعِيُّ هُوَ تَرْتِيْبُ الْحُكْمِ	قیاس شرعی کی منصوص علیہ کے غیر پر
فِيْ غَيْرِ الْمَنْصُوْصِ عَلَيْهِ مَعْنًى	حکم لگانا ہے۔ ایسی علت کی وجہ سے
هُوَ عِلَّةٌ لِذٰلِكَ الْحُكْمِ	جو منصوص علیہ میں پائی جاتی ہے
فِي الْمَنْصُوْصِ عَلَيْهِ	

منصوص علیہ یہ سات چیزیں ہوں گی اور ان میں علت یہ ہے کہ لوگ ان سے گھن اور نفرت کرتے ہیں اور دیگر چیزوں (پندرہ) میں بھی جب یہ علت پائی جائے گی تو وہ بھی مکروہ سمجھی جائیں گی۔ یا یہ کہ پندرہ[۱۵] اشیاء دلالۃ النص سے مکروہ سمجھی جائیں گی۔

اَلْمَبْحَثُ الثَّالِثُ ۳

حلال جانوروں کی پندرہ چیزوں میں آرائے فقہاء

خلاصۂ بحث حلال جانور میں سات چیزیں تو حدیث شریف میں آچکی ہیں، ان سات چیزوں پر فقہاء نے اضافہ فرمایا اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پندرہ اشیاء کی اجمالی فہرست ۱۔ حرام مغز، ۲۔ گردن کے دو پٹھے

نفس اسلام

جو کندھوں تک آتے ہیں، ۳۔ جگر کا خون ۴۔ تلی کا خون، ۵۔ خون گوشت جو ذبح کے بعد نکلتا ہے، ۶۔ دل کا خون، ۷۔ پتے کا زرد پانی، ۸۔ ناک کی رطوبت جو بھیڑ میں اکثر پائی جاتی ہے، ۹۔ دُبر یعنی مقام پاخانہ، ۱۰۔ اوجھڑی، ۱۱۔ آنتیں، ۱۲۔ نطفہ یعنی منی، ۱۳۔ وہ نطفہ جو خون ہوگیا، ۱۴۔ وہ نطفہ کہ لوتھڑا ہوگیا، ۱۵۔ وہ نطفہ کہ پورا جانور بن گیا اور وہ مردہ نکلا یا بغیر ذبح کے مر گیا۔

توضیح بحث

قابل وضاحت امر یہ ہے کہ ان پندرہ میں سے کن کن چیزوں کا کون کون سے فقہاء نے اضافہ فرمایا ہے۔ ذیل میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں کہ

قاضی بدیع خوارزمی، شمس الدین قہستانی اور علامہ سید احمد مصری وغیرہم نے دو چیزوں کا اضافہ فرمایا ہے۔ ۱۔ حرام مغز، ۲۔ گردن کے دو پٹھے۔

جیسا کہ ان دو چیزوں کی وضاحت کتاب ذبائح طحاوی میں کی گئی کہ

وَالْعَصَبَانِ اللَّذَانِ فِي الْعُنُقِ — یعنی دو پٹھے جو گردن میں موجود ہوتے ہیں۔

اور کتاب ذبائح طحاوی میں ہے

زِيْدَ نُخَاعُ الصُّلْبِ — یعنی حرام مغز کا بھی اضافہ کیا گیا ہے

اور شمس الدین قہستانی اور سید احمد مصری وغیرہما نے تین چیزوں کا اور بھی اضافہ فرمایا (۱) خون جگر (۲) خون تلی (۳) خون گوشت جو بعد ذبح کے نکلتا ہے جیسا کہ ذبائح طحاوی میں ان چیزوں کی وضاحت ان الفاظ سے کی گئی ہے۔

كَذَا الدَّمُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ اللَّحْمِ وَالْكَبِدِ وَالطِّحَالِ — وہ خون جو گوشت سے ذبح کرنے کے بعد نکلتا ہے، جگر اور تلی کا خون

فیضان اسلام
WWW.FAIZANEISLAM.COM

امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا استدلال

امام اعظم رضی اللہ عنہ کی علت سے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے
دس چیزوں کا استدلال فرمایا ہے

(۱) خونِ دل بھی پلید ہے جیسا کہ "حلیہ" میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ
دَمُ قَلْبِ الشَّاۃِ نَجِسٌ   یعنی بکری کے دل کا خون پلید ہے۔
۲۔ پتہ میں زرد پانی جسے صفراء کہا جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں تصریح کی گئی ہے کہ
مَرَارَۃُ کُلِّ حَیْوَانٍ کَبَوْلِہٖ   یعنی ہر جانور کا پتہ
جانور کے پیشاب کی طرح پلید ہے۔ (۳) ناک کی رطوبت جو جانور کے
ناک سے نکلتی رہتی ہے جیسا کہ العقود الدریہ تنقیح الفتاوی الحامدیہ
میں اس کا واضح ثبوت موجود ہے۔ (۴) جانور کا وہ خون جو رحم میں نطفہ کے قرار
پانے سے بنتا ہے اور جم کر لوتھڑے کی شکل اختیار کر جاتا ہے جیسا کہ رد المحتار میں
اس کو اس عبارت سے ذکر کیا گیا ہے
اَلْعَلَقَۃُ وَالْمُضْغَۃُ نَجِسَانِ   وہ لوتھڑا اور گوشت کا ٹکڑا جو جانور
کَالْمَنِیِّ   کے رحم میں خون سے بنتے ہیں، جانور
کی منی کی طرح پلید ہے۔

۵۔ دبر یعنی پاخانہ کا مقام جیسا کہ رحمانیہ میں ہے
فِی الْیَنَابِیْعِ کُرِہَ النَّبِیِّ اِلَی الْقُبُلِ   رحمانیہ میں دُبر کا بھی ذکر ہے یعنی
وَالدُّبُرِ۔   پاخانہ کا مقام بھی مکروہ ہے۔
۶۔ اوجھڑی اور آنتیں(۶)۔ اور آنتیں بھی مکروہ تحریمی کے حکم میں شامل ہیں
ان کی کراہت کی حکمت یہ ہے حدیث پاک میں جب شرمگاہ نر اور مادہ اس

لیے مکروہ ہیں کہ وہ پیشاب اور منی کے گذرنے کا راستہ ہیں تو دُبر بھی گوبر کے گذرنے کا راستہ ہے۔ لہٰذا واضح طور پر یہ بھی مکروہ ماننا پڑے گی۔ اسی طرح جب مثانہ مکروہ اس لیے ہے کہ وہ مرکزِ بول ہے تو پھر اوجھڑی اور آنتیں مرکزیت اور مخزنیتِ گوبر اور لید ہونے میں مثانہ سے کم درجہ تو نہیں رکھتیں۔ لہٰذا اوجھڑی اور آنتوں کی کراہت بلا شک و ریب ثابت ہو گئی۔

۸۔ وہ گوشت کا ٹکڑا جو نطفہ کی وجہ سے بنتا ہے وہ بھی مکروہ ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ابھی گذر چکا ہے۔

۹۔ جانور کا بچہ بھی مکروہ تحریمی کے حکم میں ہے جیسے ہدایہ اور فتاویٰ شامی میں اس کی وضاحت کی گئی۔ کہ علامہ شامی علقہ اور مضغہ کی نجاست لکھ کر فرماتے ہیں۔ وَکَذَا لْوَلَدُ اِذَا لَمْ یَسْتَهِلَّ۔ جانور کا وہ بچہ بھی پلید ہوگا کہ جو مردہ نکلے۔

۱۰۔ نطفہ بھی یعنی نر اور مادہ دونوں کی منی مطلقاً ناپاک ہیں جیسے ردالمحتار میں ہے۔ اِنَّ مَنِیَّ کُلِّ حَیْوَانٍ نَجِسٌ یعنی ہر جانور کی منی پلید ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ وَعَلٰی تَکْمِیْلِ الْبَحْثِ الثَّالِثِ

۴۔ اَلْبَحْثُ الرَّابِعُ

حرام اور مکروہ تحریمی میں فرق

حدیث شریف میں خون کی حرمت تو نص قطعی سے ثابت ہے اور باقی اشیاء مکروہ شمار کی جاتی ہیں۔ لہٰذا پہلے ناظرین کی خدمت میں حرام اور مکروہ تحریمی

کی تعریف واضح کرنی اشد ضروری ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان مکروہ اشیاء کے استعمال کا حکم یکساں ہے یا ان میں فرق ہے۔

تعریف حرام

مَا ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ لَا	جو ایسی دلیل قطعی سے ثابت ہو
شُبْهَةَ فِيْهِ.	جس میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔

حرام کا حکم

حرام کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنا فرض ہے جیسے خون جاری کہ نص قطعی سے اس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے۔

تعریف مکروہ

مَا هُوَ رَاجِحُ التَّرْكِ فَإِنْ كَانَ	مکروہ اسے کہتے ہیں کہ جس کا چھوڑنا
إِلَى الْحَرَامِ أَقْرَبَ تَكُوْنُ	بہتر ہو، پھر آگے دو صورتیں ہیں کہ
كَرَاهَةً تَحْرِيْمِيَّةً وَإِنْ كَانَ	دیکھیں گے اگر وہ حرام کے قریب ہے
إِلَى الْحِلِّ أَقْرَبَ تَكُوْنُ	تو مکروہ تحریمی ہوگا اور اگر وہ حلال
تَنْزِيْهِيَّةً وَلَا يُعَاقَبُ عَلَى	کے قریب ہے تو مکروہ تنزیہی ہے
فِعْلِهِ. (جامع العلوم)	اور اس کے کرنے پر عذاب نہیں
	دیا جائے گا۔

مکروہ تحریمی کا حکم

اس کا کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار مکروہ تحریمی کا ارتکاب گناہ کبیرہ ہے۔

حرام اور مکروہ تحریمی سزا میں برابر ہیں

حرام اور مکروہ تحریمی کا مرتکب ہر ایک سزا

میں یکساں ہیں۔ در مختار میں اس مسئلہ کا بیّن ثبوت پایا جاتا ہے جیسا کہ

كُلُّ مَكْرُوْهٍ اي كَرَاهَةِ تَحْرِيْمٍ حَرَامٌ كَالْحَرَامِ فِي الْعُقُوْبَةِ بِالنَّارِ۔

ہر مکروہ تحریمی سزا میں حرام کے برابر ہے۔ لہٰذا اوجھڑی کپورے اور خون کا کھانا اور استعمال حکم سزا میں برابر ہیں۔

اوجھڑی اور کپورے کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی

حلال اور طیب کھانا دعا کی قبولیت کا سبب ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک دفعہ حضرت سعد بن وقاص بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دعا فرمائیں کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں ارشاد ہوا کہ اے سعد پاک روزی کھاؤ تو مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ بندہ ایک لقمہ حرام کھاتا ہے تو چالیس روز تک دعا قبولیت سے محروم رہتی ہے۔ (کنز الایمان)

ثابت ہوا کہ جو آدمی اوجھڑی یا کپورے وغیرہ کھائے گا قبولیت دعا سے محروم رہے گا اس لیے کہ یہ پاکیزہ چیزیں نہیں بلکہ خبیث اور ناپاک چیزیں ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ یعنی محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناپاک چیزوں کو حرام فرمائیں گے۔

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ناپاک

چیزوں کو حرام فرمادیا۔ مگر ہم حرام بھی کھاتے ہی جا رہے ہیں اور دعا کے مستجاب الدعوات ہونے کی رب سے امید بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۵)

اَلْمَبْحَثُ الْخَامِسُ

اوجھڑی اور کپورے وغیرہ کی خرید و فروخت کا شرعی حکم

خلاصۂ بحث: اوجھڑی اور کپورے وغیرہ کی خرید و فروخت جائز ہوگی البتہ ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہوگا اس کی دلیل وہی ہے جو ہم نے پہلے نقل کی ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے سات چیزوں کے مکروہ ہونے کی علت اور سبب یہ فرمایا ہے کہ ان سے لوگ گھن اور نفرت کرتے ہیں اور انہیں گندی اور پلید سمجھتے ہیں اور اوجھڑی اور کپوروں میں بھی یہ علت اور سبب پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی مختار ﷺ ناپاک چیزوں کو ان پر حرام فرمائیں گے۔ الغرض ان میں سے خون تو حرام ہے اور باقی اشیاء مکروہ تحریمی ہوں گی یعنی ان کا کھانا مکروہ تحریمی ہوگا البتہ ان اشیاء کی خرید و فروخت دیگر فوائد کیلئے جائز ہوگی جیسے مثلاً اوجھڑیاں استعمال میں آتی ہیں کیونکہ بعض اشیاء ایسی ہیں کہ وہ پلید ہیں اور ان کا کھانا تو حرام یا مکروہ تحریمی ہے مگر ان اشیاء کی خرید و فروخت جائز ہے۔

[illegible] میں ہے

[illegible]

یعنی کتے کا کھانا تو حرام ہے مگر خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ کتے سے شکار اور گھر کی حفاظت مقصود ہوتی ہے۔

اس عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ بعض اشیاء ایسی ہیں جو خود تو پلید ہیں اور ان کا کھانا حرام ہے مگر ان کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ لوگ کھانے کے علاوہ ایسی چیزوں سے اور فوائد حاصل کرتے ہیں۔ جیسے گوبر، مینگنی کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ لوگ اس سے نفع اٹھاتے چلے آئے ہیں اور کسی کے زمانہ میں انکار نہیں ہوا اگرچہ یہ چیزیں خود تو پلید ہیں۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

(٦)
اَلْبَحْثُ السَّادِس

سوالات و جوابات

خلاصہ بحث: اس بحث میں ابحاث خمسہ میں جو سوالات وارد ہوتے ہیں، ناظرین کی خدمت میں ان کے جوابات پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز دیگر سوالات کے جوابات بھی دیے جائیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ **السوال الاوّل۔** بحث اول میں حدیث شریف ذکر کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بکری کے گوشت سے سات چیزیں مکروہ ہیں۔ حدیث شریف میں بکری کے گوشت کو خاص کیا گیا ہے۔ جس کا ظاہراً مفہوم تو یہ ہے کہ یہ سات چیزیں بکری کی ہی مکروہ ہیں، دیگر حلال جانوروں کی یہ چیزیں مکروہ نہیں ہیں۔

۱-۱ **الجواب الاول:** بکری کے ذکر سے یہ مراد نہیں کہ سات چیزیں بکری میں ہی مکروہ ہیں، دوسرے جانوروں میں نہیں، بلکہ بکری کا ذکر یہ قضیہ اتفاقیہ ہے۔ دوسرے جانور بھی اس کے حکم میں شامل ہیں۔ خلاصہ جواب یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام نے بکری کا ذکر کسی قسم کی تخصیص کے لیے نہیں کیا بلکہ بکری کا ذکر اتفاقی ہے۔ ہر جانور جو حلال ہے یہی سات چیزیں اس کی بھی مکروہ ہیں۔

۲۔ **السوال الثانی:** حدیث شریف میں صرف سات چیزوں

کا ذکر کیا گیا ہے۔ باقی پندرہ ۱۵ اشیاء کو تو دیگر علماء نے مکروہ قرار دیا ہے جیسا کہ ہم نے تیسری بحث میں ان علماء کے نام اور ان اشیاء کے نام بھی ذکر کر دیے ہیں۔ نیز کتاب و سنت سے علت معلوم کر کے مسائل کا استنباط کرنا مجتہد فی الشرع کا کام ہوا کرتا ہے۔ جب کہ پندرہ ۱۵ چیزوں کو مکروہ جاننے والے علماء مجتہد فی الشرع نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ چیزیں مکروہ کیسے ہو سکتی ہیں۔ تو پھر اوجھڑی اور کپورے وغیرہ کا کھانا جائز ہونا چاہیئے نہ کہ مکروہ۔

الجواب الثانی:۔ اس سے پہلے بطور تمہید تین چیزیں ناظرین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ ان کو ذہن میں محفوظ کرنے کے بعد جواب کا سمجھنا آسان ہو جائے گا۔ ۱۔ اجتہاد ۲۔ استقراء ۳۔ تمثیل

۱۔ اجتہاد

فِي اللُّغَةِ تَحَمُّلُ الْجُهْدِ أَيِ الْمَشَقَّةِ وَفِي الْاِصْطِلَاحِ اسْتِفْرَاغُ الْفَقِيهِ الْوُسْعَ لِتَحْصِيلِ ظَنٍّ بِحُكْمٍ شَرْعِيٍّ۔

(جامع العلوم)

اجتہاد کا لغوی معنی یہ کہ مشقت کو برداشت کرنا اور اصطلاح فقہ میں اجتہاد ایسے مفہوم کو کہتے ہیں کہ فقیہ کا حکم شرعی میں ظن حاصل کرنے کیلئے اتنی قوت اور طاقت صرف کرنا اس کے بعد اور طاقت پہلے سے زیادہ خرچ کرنے سے عاجز آجائے یعنی اپنی پوری طاقت خرچ کر دینا کہ اس کے بعد اس کے پاس مزید طاقت باقی نہ رہے۔

بَذْلُ الْجُهُوْدِ لِنَيْلِ الْمَقْصُوْدِ

وَبِعِبَارَةٍ اُخْرٰى بالفاظ دیگر، ایسے مفہوم کا نام ہے کہ مقصود کو حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت خرچ کرنا۔

۲۔ استقراء

فِي اللُّغَةِ التَّفَحُّصُ وَالتَّتَبُّعُ وَفِي اصْطِلَاحِ الْمَنْطِقِيِّيْنَ هُوَ الْحُجَّةُ الَّتِيْ يُسْتَدَلُّ مِنِ اسْتِقْرَاءِ حُكْمِ الْجُزْئِيَّاتِ عَلٰى حُكْمِ كُلِّيِّهَا

استقراء کا لغوی معنی تلاش کرنا ہے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ ایسی حجت کا نام ہے جس سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اکثر جزئیات کے حکم سے ان جزئیات کی کلی پر یعنی ان جزئیات کے تمام افراد پر۔

۳۔ تمثیل

حُجَّةٌ يَقَعُ فِيْهِ بَيَانُ مُشَارَكَةِ جُزْئِيٍّ آخَرَ فِيْ عِلَّةِ الْحُكْمِ لِيَثْبُتَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ فِي الْجُزْئِيِّ الْاَوَّلِ

ایسی حجت کا نام ہے جس میں یہ بیان ہوا کرتا ہے کہ ایک جزئی دوسری جزئی کے لیے حکم کی علت میں شریک ہوتی ہے تاکہ یہ حکم پہلی جزئی میں بھی ثابت ہو جائے۔

مثلاً نبیذ (کھجور وغیرہ کا بھگویا ہوا پانی) حرام ہے جبکہ اس میں سکر پیدا ہو جائے اس نبیذ کو قیاس کیا جاتا ہے۔ شراب کی حرمت پر اور شراب کی حرمت کی علت سکر (نشہ) ہے اور یہ علت (سکر) نبیذ میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا جس چیز میں نشہ ہو گا وہ حرام ہو جائے گی، جہاں جہاں یہ علت (سکر) پائی جائے

نفس اسلام

گی وہ چیز حرام ہوگی۔ مگر شراب کی حرمت قطعی اور یقینی ہے۔ بقیہ اشیاء جن میں سکر پایا جائے گا ان کی حرمت ظنی ہوگی ــــ ان تینوں کی (۱) اجتہاد، استقراء (۲) اور (۳) تمثیل کی تعریفات کو ذہن نشین کرنے کے بعد ناظرین کی خدمت میں سوال کا جواب پیش کیا جاتا ہے کہ احکام شرعیہ کی علتوں کو معلوم کرنا یہ مجتہد فی الشرع کا خاصہ ہے اور جب مجتہد کسی حکم کی علت بیان کر دے اور اس علت کو کسی اور چیز میں نافذ کر کے حکم منصوص کو اس پر بھی نافذ کر دینا یہ مجتہد کا خاصہ نہیں ہے جیسا کہ علامہ طحطاوی نے اس بات کی تصریح کی ہے۔ اوجھڑی وغیرہ اس وجہ سے مکروہ ہے کہ امام اعظم جو مجتہد فی الشرع ہیں۔ انہوں نے کچھ چیزوں کو مکروہ سمجھا۔ ساتھ ہی ان اشیاء کی کراہت کی علت اور سبب بھی بتا دیا جیسا کہ اس عبارت سے واضح معلوم ہو رہا ہے۔ وَاَکْرَہُ السِّتَّۃَ لِاَنَّھَا مِمَّا تَسْتَخْبِثُہُ الْاَنْفُسُ یعنی میں کچھ چیزوں کو مکروہ سمجھتا ہوں اس لیے کہ سلیم الطبع لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور انہیں گندی سمجھتے ہیں۔ الغرض امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان چیزوں کی کراہت کی علت گندا

اور پلید ہونا بتایا ہے۔ اب اس علت کا دوسری چیزوں میں اجرا کرنا اور پھر حکم کا نافذ کرنا یہ مجتہد کا خاصہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ لوگ اگرچہ مجتہد نہیں ہیں لیکن پھر بھی علت کو دوسری اشیاء میں نافذ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اوجھڑی وغیرہ کو غیر مجتہد بھی مکروہ قرار دے سکتا ہے۔ کیونکہ استقراء اور تمثیل کا باب تو مفتوح ہے جیسا کہ ان کی تعریفات پیچھے گذر چکی ہیں۔ لہٰذا اوجھڑی کو غیر مجتہد بھی مکروہ قرار دے سکتا ہے۔

۳۔ السوال الثالث اکثر لوگوں کی غذا یا فعل پر یہ کلمات جاری ہیں کہ اوجھڑی اور کپورے سینکڑوں سالوں سے کھائے جا رہے ہیں۔ نیز بڑے بڑے مولوی بھی کھاتے ہیں مگر آج کے نئے نئے مفتی کہ جنہوں نے اوجھڑی اور کپوروں کے بارے میں بھی مکروہ کا فتویٰ دے دیا۔ ان لوگوں اور مولویوں کا یہ فعل قابل حجت ہو سکتا ہے یا کہ نہیں۔

۳۔ الجواب الثالث حدیث شریف میں جب سات چیزوں کو مکروہ قرار دیا گیا اور امام اعظم نے ان سات اشیاء کی کراہت پر علت کا بیان فرمایا اور فقہاء عظام نے ان علت کا دوسری اشیاء میں اجراء کر کے حکم کراہت کو جاری کر دیا۔ ہمارے لیے حدیث شریف قابل حجت ہے نہ لوگوں کا کھانا۔ اوجھڑی کھانے سے جائز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک چیز حرام ہے یا مکروہ ہے وہ قیامت تک مکروہ یا حرام رہے گی۔ اگرچہ لوگوں میں اس کا استعمال عام ہو جائے۔ مثلاً سود، زنا حرام ہیں یہ قیامت تک حرام ہی رہیں گے۔ اگرچہ اکثر لوگ بالفرض ان کا ارتکاب کرنا شروع کر دیں۔ لہٰذا اوجھڑی اور کپورے اگرچہ اکثر لوگ کھانا شروع کر دیں تو یہ مکروہ ہی رہیں گے لوگوں کے تعامل سے ہر حکم حرام یا

نقش اسلام
WWW.NAQSHISLAM.COM

مکروہ بدل نہیں سکتا۔ نیز اوجھڑی اور کپوروں وغیرہ کا فتویٰ کوئی نیا نہیں بلکہ فتویٰ تو پرانا ہے۔ مگر جن لوگوں کو کسی چیز کی کراہت کا اب علم ہو تو ان کے ذہن کو نیا لگے گا۔ حقیقت میں یہ مسئلہ پرانا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہٗ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

العبد الضعیف: غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

۴۔ السوال الرابع

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین۔ اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک کڑاہی میں کپورے تلے جاتے ہوں اور اسی کڑاہی میں جو کباب اور ٹکیہ تلی گئی ہو اس ٹکیہ اور کباب کا کھانا جائز ہوگا یا کہ نہیں۔

۴۔ الجواب الرابع

اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس کڑاہی میں کپورے تلے جاتے ہیں، ان کپوروں کا کچھ عرق اور اجزاء اس کڑاہی میں باقی رہ جاتے ہیں۔ جو کہ ان کباب اور ٹکیہ میں مل جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کباب اور ٹکیہ کا کھانا بھی مکروہ ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ ورسولہٗ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

العبد الضعیف غلام محمد بن محمد انور غفرلہ، بندیالوی، شرقپوری

WWW.FAIZEISLAM.COM

۵۔ السوال الخامس

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آجکل یہ وبا عام پھیل چکی ہے کہ انتڑیوں اور گردوں کی خرید و فروخت میں ہزاروں بلکہ لاکھوں پیسے پہلے ہی وصول کر لیتے ہیں۔ ان کی خرید و فروخت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ نیز جو پیشگی رقم وصول کی گئی ہے اس کے واپس کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

المستفتی حافظ محمد ارشاد رسول متعلم

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ گلشن یٰسین یادگار شہیداں، عقب تھانہ مناواں، لاہور

الجواب الخامس ٥

ہم انتڑیاں اور گردوں کی تحقیق کر چکے ہیں کہ یہ چیزیں ناپاک ہونے کی وجہ سے مکروہ تحریمی ہیں مگر ان کی خرید و فروخت جائز ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں البتہ انتڑیاں اور گردے دیکھنے سے پہلے ان کی خرید و فروخت کے لیے پیشگی لینا منع ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو سامان (انتڑیاں اور گردے) خریدنا ہے وہ مجہول ہے۔ یعنی دیکھا نہیں گیا تو مبیع (سامان) متعین نہ ہو تو اس کی بیع جائز نہیں ہوتی۔ جیسے ہدایہ شریف میں ہے کہ

ولا يجوز بيع ثوب من ثوبين لجهالة المبيع

یعنی بیع جائز نہیں کہ دو کپڑوں میں سے ایک بیچا یا خریدا جائے۔ اس لیے کہ مبیع (سامان) مجہول (نا معلوم) ہے۔

حاصل کلام یہ ہوا کسی صورت میں بھی ان اشیاء کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اور جس شخص نے عدم علم کی وجہ سے پیشگی لے لی تو اسے واپس کر دینا ضروری ہے۔

اقول بندہ ناچیز نے فقہ کی متعدد جزئیات میں غور کیا ہے تو تفکر و فکر نے یہی نتیجہ اخذ کیا۔ سامان کے مجہول ہونے کی وجہ سے بیع جائز نہیں ہوتی لہٰذا خرید و فروخت کے وقت سامان کے دیکھے بغیر پیشگی لینا بھی ناجائز ہوگی

ماخوذ ہادی تکبیر، فتاوی رضویہ۔

سوال ۶: جانور کا سرد اور ٹھنڈا ہونے سے پہلے (جبکہ وہ تڑپ رہا ہو) چمڑا اتارنا اور سر اور پائے اتارنا اور حرام مغز میں چھری کی نوک لگانا تاکہ جانور جلدی ٹھنڈا ہو جائے۔ مندرجہ بالا امور کی شرعی حیثیت کو واضح اور آشکار کریں۔

جواب ۶: یہ امر ذہن نشین فرمالیں کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اور سرد ہونے سے پہلے کسی طرح سے معمولی تکلیف دینا بھی مکروہ ہے۔ لہٰذا ذبح کرنے کے بعد چھری کی نوک وغیرہ لگانا مکروہ ہے جیسا کہ درِ مختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

وَكُرِهَ كُلُّ تَعْذِيبٍ بِلَا فَائِدَةٍ مِثْلُ قَطْعِ الرَّأْسِ وَالسَّلْخِ قَبْلَ أَنْ تَبْرُدَ أَيْ تَسْكُنَ عَنِ الْاِضْطِرَابِ	ذبح کے بعد بغیر فائدہ کے تکلیف دینا مکروہ ہے مثلاً سرد یعنی حرکت اضطرابی ہونے سے پہلے سر کاٹنا اور کھال اتارنا۔

(الدر المختار علی هامش رد المحتار جلد ۵ ص ۲۰۷، سطر ۲۳ مطبوعہ کوئٹہ)

فائدہ: سرد ہونے سے پہلے جس جانور کا سر وغیرہ کاٹ دیا جائے اس کا گوشت کھانا جائز ہے کیونکہ شرعی طور پر ذبح کی شرائط پائی گئی ہیں۔

سوال: مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کی کھال اور پائے وغیرہ کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب ۷: اس مسئلہ میں عام طور پر دو صورتیں پیش آتی رہتی ہیں (صورتِ اولیٰ) جانور دیکھے بغیر ہی کھال وغیرہ کی خرید و فروخت کرنا (صورتِ ثانیہ) جانور دیکھ کر ذبح سے پہلے کھال وغیرہ کی خرید و فروخت کرنا یہ دونوں صورتیں ہی غیر مشروع اور ناجائز ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سے پہلی میں بیع اور سامان مجہول اور نامعلوم ہے۔ کیونکہ جانور بڑا اور کبھی چھوٹا ہونے کی صورت میں کھال اور پائے بھی چھوٹے اور بڑے ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا بیع اور سامان مجہول ہونے کی صورت میں یہ بیع غیر مشروع قرار پائی نیز اس صورت میں کھال اتارنے اور پائے کاٹنے کی کیفیات مختلف ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا تنازع اور جھگڑا واقع ہو جائیگا

دوسری صورت میں جانور تو دیکھ لیا مگر کھال پائے کے کاٹنے کی صورت میں نزاع اور جھگڑے کا واقع ہونا ممکن ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ سامان کے مجہول ہونے کی صورت میں اور متعاقدین میں صورت نزاع اور جھگڑا کا واقع ہونا ممکن ہو ان صورتوں میں بیع ناجائز ہوا کرتی ہے جیسا کہ ہدایہ کی عبارت سے واضح ہو رہا ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ ثَوْبٍ مِنْ ثَوْبَيْنِ لِجَهَالَةِ الْمَبِيْعِ (ہدایہ جلد سوم کتاب البیوع باب البیع الفاسد)	دو کپڑوں میں سے ایک کی خرید فروخت جائز نہیں ہے کیونکہ سامان مجہول ہے کپڑے کے غیر متعین ہونے کی وجہ سے

نیز بیع کی وہ صورت جس میں جھگڑے کا واقع ہونا ممکن ہو وہ بھی ناجائز ہے جیسا کہ ہدایہ کی عبارت اس مسئلہ کی وضاحت کر رہی ہے۔

وَالْقَطْعُ فِي الصُّوْفِ مُتَعَيَّنٌ فَيَقَعُ التَّنَازُعُ فِي مَوْضِعِ الْقَطْعِ (ہدایہ جلد سوم کتاب البیوع باب البیع الفاسد)	جانور کے اوپر ہی اون کی خرید فروخت ناجائز ہے کیونکہ اون تو کاٹی ہی جائے گی لہٰذا کاٹنے کی جگہ میں جھگڑا واقع ہو جائے گا خریدنے والا نیچے سے اور فروخت کرنے والا اوپر سے کاٹنے کو کہے گا۔

نفس اسلام

حاصل مسئلہ یہ ہوا کہ ان عبارات کی روشنی میں ذبح کرنے سے پہلے کھال پائے وغیرہ کا فروخت کرنا ممنوع ہے۔

سوال: جانور کے ذبح کرنے میں جو رگیں کاٹی جاتی ہیں وہ کل کتنی ہیں، کون کون سی ہیں اور ان میں کتنی رگوں کا کاٹنا ضروری ہے۔

جواب: جانور کے ذبح کرنے میں کل چار رگیں کاٹی جاتی ہیں (۱) حلقوم، (۲) مری (۳) اور (۴) ودجان ان میں سے تین کا کاٹنا ضروری ہے (وہ تین جو بھی ہو جائیں) اور اگر تین میں سے کم رگیں کٹ تو جانور مردار ہو جائے اس مسئلہ کی وضاحت کیلئے

ہم در مختار کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْاِخْتِیَارُ ذِبْحٌ بَیْنَ الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ بِالْفَتْحِ اَلْمَنْحَرُ مِنَ الصَّدْرِ وَعُرُوْقُہٗ اَلْحُلْقُوْمُ کُلُّہٗ وَسْطُہٗ اَوْ اَعْلَاہُ اَوْ اَسْفَلُہٗ وَھُوَ مَجْرَی النَّفَسِ عَلَی الصَّحِیْحِ وَالْمَرِیُٔ ھُوَ مَجْرَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْوَدَجَانِ مَجْرَی الدَّمِ وَحَلَّ الْمَذْبُوْحُ بِقَطْعِ اَیِّ ثَلَاثٍ مِنْھَا اِذْ لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلِّ۔ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار جلد ۵ ص ۲۰۶ سطر ۲، مطبوعہ کوئٹہ)

جانور کے ذبح کرنے کی جگہ حلق اور سینے کی ابتداء ہے ذبح میں جو رگیں کاٹی جاتی ہیں وہ حلقوم ہے تمام کا تمام حلق، (درمیان حلق ہو یا اوپر کا حصہ یا نیچے کا) محل ذبح ہے اور یہی حلق صحیح مذہب پر سانس لینے کی جگہ ہے اور دوسری رگ مری جو کھانے اور پینے کے گذرنے کی جگہ ہے اور دو رگیں جسے ودجان کہا جاتا ہے خون کے گذرنے کی جگہ ہے چار رگوں میں جو کسی تین رگیں کاٹنے سے جانور (مذبوح) حلال ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر رگیں کٹ جائیں تو وہ تمام رگیں کٹی جانے کے حکم میں ہیں۔

سوال ۹:۔ خنثیٰ (جو جانور نر و مادہ کی دو علامتیں رکھتا ہو) جانور کی خرید فروخت قربانی کرنا اور ذبح کرنے کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں۔

جواب ۹:۔ خنثیٰ (ہیجڑے) کی اصل عبارت ملاحظہ ہو خنثیٰ کہ نر اور مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو۔ دونوں سے یکساں مشابہت رکھتا ہو، کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو۔ ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں کہ اس کا گوشت کسی طرح پکانے سے نہیں پکتا ویسے ذبح سے حلال ہو جائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے۔ در مختار میں ہے

وَلَا بِالْخُنْثٰی لِاَنَّ لَحْمَھَا لَا یَنْضُجُ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار جلد ۵ ص ۲۲۳)

خنثیٰ جانور کی قربانی جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا گوشت پکانے سے نہیں پکتا۔

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

لَا تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِالشَّاةِ الْخُنْثٰى لِاَنَّ لَحْمَهَا لَا يَنْضَجُ	خنثیٰ بکری کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا گوشت پکانے سے نہیں پکتا۔

خنثیٰ جانور کی خرید و فروخت :- خنثیٰ جانور کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ اس میں کوئی مانع شرعی موجود نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سوال :- کسی مریض کو سپیشلسٹ ڈاکٹر یا طبیب حاذق نے اپنے تجربہ اور غالب گمان سے یہ کہا ہو کہ اس مرض کا علاج اوجھڑی یا کچھوے یا کسی اور حرام (شراب وغیرہ) چیز میں ہے جبکہ ان حرام اشیاء کے علاوہ اور بھی دوائیں ہوں ایسی حالت میں اس مریض کو حرام اشیاء (اوجھڑی وغیرہ) کے استعمال کی رخصت ہے یا نہیں؟ (بینوا و توجروا)

(سائل حافظ محمد ارشاد رسول حنفی بریلوی جامعہ فریدیہ تعلیم القرآن ۱۰ (رجسٹرڈ) سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور)

الجواب بعون الوہاب :- جواب دینے سے پہلے یہ ذہن نشین فرمالیں کہ انسان کی دو حالتیں ہیں (۱) اختیاری یعنی عام حالت (۲) اضطراری یعنی حالت مجبوری۔ عام حالت میں جو اشیاء حرام ہیں وہ حرام ہی رہتی ہیں مگر مجبوری کی حالت میں مجبور آدمی کے لیے حرمت اٹھ جاتی ہے اور حرام چیز بھی اس کے لیے جائز ہو جاتی ہے جبکہ دوسروں کے لیے وہی چیز حرام ہی ہوتی ہے جیسا کہ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو یوں ذکر فرمایا ہے کہ جب یقین ہو جائے کہ حرام چیز سے علاج کرانے سے شفا ہو گی تو جائز ہے جیسے مجبور بھوکے اور پیاسے کیلئے جان بچانے کے لیے مردار کھانا اور شراب پینا جائز ہے کیونکہ ایسے شخص کے لیے مردار اور شراب مباح ہیں۔ البتہ جب حرام سے شفا کا یقین نہ ہو تو ایسی صورت میں حرام اشیاء (مردار، شراب، اوجھڑی وغیرہ) جائز نہیں ہوتیں۔ ابن حزم اس مسئلہ کی وضاحت یوں فرماتے ہیں یہ بات یقیناً صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو بیماری سے شفا پانے کیلئے بطور علاج

nafseislam
نفس اسلام

پیشاب پینے کا حکم دیا تھا نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ جس حرام شے کے کھانے اور پینے میں انسان مجبور ہو وہ اس پر حرام نہیں ہوتی۔

ایک شبہ کا ازالہ: علامہ عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شبہ وارد کرے کہ ابوداؤد نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفاء ان اشیاء میں نہیں رکھی جو ان پر حرام ہیں۔ اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوا کہ حرام اشیاء کے استعمال میں شفا نہیں ہے۔ اس حدیث شریف کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ "حرام اشیاء میں شفا نہیں ہے" یہ ایسی حالت میں ہے کہ جب وہ مجبور نہ ہو اور حرام کے علاوہ دوا اور دوائی بھی مل سکتی ہو مگر حالت مجبوری میں یعنی جب بندہ حرام کے استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے اور حرام (اوجھڑی) وغیرہ کے علاوہ کوئی اور دوائی بھی نہ ملتی ہو تو جان بچانے کیلئے ایسی حالت میں حرام اشیاء کی حرمت باقی نہیں رہتی اور حرام شے بھی مباح ہو جاتی ہے جیسے مردار مجبور بھوکے کیلئے (جبکہ اور کوئی چیز بھی کھانے کیلئے نہیں ملتی) جائز ہے۔ الغرض جب ماہر ڈاکٹر یا حکیم اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر غالب گمان سے یہ کہیں کہ حرام اشیاء (اوجھڑی) وغیرہ کے استعمال سے شفا ہو جائے گی جبکہ حرام کے علاوہ اور کوئی دوا نہ ہو تو پھر حرام (اوجھڑی) وغیرہ سے علاج کرانا جائز ہے مگر عام حالات میں حرام اشیاء (اوجھڑی) وغیرہ کا استعمال حرام ہی ہوگا۔ (تفہیم البخاری ج ا باب فی تغیر)

راقم الحروف کے موقف و مقالہ کے دونوں کا مطالعہ کرنے سے یہ خوب معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام کا فرمان عالی "کہ حرام میں شفا نہیں ہے" یہ عام حالت میں ہے یعنی جب حرام کے علاوہ اور دوائی علاج کیلئے مل سکتی ہو مگر جو آدمی حرام کے استعمال کرنے میں مجبور ہو جائے اس کے لیے وہ حرام بھی حلال ہو جاتی ہے جیسا کہ صاحب بحر کی تحقیق ہے اگر ہلاکت سے بچنے کیلئے حرام ہی موجود ہو تو حرام حلال ہو جاتا ہے جیسے مردار اور ضرورت اور مجبوری کی حالت میں اتفاقاً حلال ہے لہٰذا مجبوری کی حالت میں مجبور آدمی

کیلئے حرام اشیاء جب حلال ہو جاتی ہے تو پھر اس کیلئے تو اس میں شفاء ہو گی البتہ جو آدمی مجبور نہیں اس کے لیے تو حرام چیز حرام ہی رہے گی۔ لہٰذا اس کے لیے حرام میں شفاء نہیں ہو گی، حاصل بحث یہ ہے کہ عام حالت (اختیاری حالت) اور مجبوری کی حالت میں فرق ہے وہ اس طرح کہ عام حالت میں حرام چیز حرام ہی ہوتی ہے اور مجبوری کی حالت میں حرام چیز جب حلال ہو جاتی ہے تو اس مجبور آدمی کیلئے اس میں بھی شفا ہو گی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

سوال: اوجھڑی کھرچ کر صاف کر دی جائے تو پھر اس کا کھانا بلا کراہت جائز ہو گا یا کہ نہیں؟

الجواب بعون الوھاب: اوجھڑی کو صابن سے دھو دیا جائے یا کھرچ دیا جائے تو پھر بھی کھانا جائز نہ ہو گا کیونکہ علت کراہت اسی طرح باقی رہے گی اور وہ یہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے کہ "لانہا مما تستخبثہا الانفس" یعنی لوگ انہیں گندی سمجھتے ہیں اور ان سے گھن کرتے ہیں۔ اوجھڑی کو دھونے اور کھرچنے کے بعد بھی لوگ اس سے نفرت کرتے رہیں گے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

شعبہ تصنیف و تحقیق جامعہ نوریہ، ناظر کالونی شرقپور روڈ، شیخوپورہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور اہل سنت وجماعت کے واسطے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

عبدالقادر صدر مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور۔

"الجواب بتوفیق الوہاب"

"وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کا ذبیحہ"

ان فرق باطلہ کے ذبیحہ سے پہلے ہم قارئین کی خدمت میں ان کے عقائد کا اجمالی مختصراً ذکر کرتے ہیں کیونکہ عمل کے قبول ہونے کا مدار عقیدہ پر ہے۔

عقائد وہابیہ اور دیابنہ:

قبلہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصنیف "الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ" میں وہابی اور دیوبندی پیشواؤں کے ستر (۷۰) کفریات رقم فرمائے جن سے واضح اور خوب معلوم ہو گا کہ آج کل کے وہابیہ اور دیابنہ اور ان کے پیشوا کافر ہیں۔ نیز حسام الحرمین میں ان کے کفریات پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علماء نے تقاریظ رقم فرمائی ہیں۔ شائقین حضرات ان کتب کا مطالعہ فرما کر اپنے شبہات دور فرما سکتے ہیں۔ ہم خوف طوالت ان کے چند کفریات پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے ذبیحہ کا حکم واضح ہو جائے۔

عقیدہ کفریہ

یہ عقیدہ کفریہ سب سے بدتر اور خبیث ہے صراط مستقیم، ص ۹۵ پر عبارت اصل فارسی ملاحظہ فرمائیں۔ "از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند چندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت

گاؤ و خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد خلاف گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد۔"

(الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ، ص ۳۰، مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

ترجمہ: از صراط مستقیم اردو، ص ۱۱۸، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار

زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (چمٹنا) ہوتی اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

حاصل کلام

ان عبارات (فارسی، اردو) سے معلوم ہوا کہ مولوی اسمٰعیل قتیل کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔

"رسول عربی کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے"

امام الدیابنہ کا یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال سے برا ہے یہ صریح اور واضح گستاخی ہے وہ اس طرح کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے تصور کو گدھے اور بیل کے تصور سے بدتر کہا گیا ہے۔ جب صرف تشبیہ ہی گستاخی ہے اور پھر یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا خیال بدتر ہے تو اس کلمہ کہنے سے اس سے بڑی اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے اور جب کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے۔

عقیدہ کفریہ :

تقویۃ الایمان، ص ۲۰ مطبوعہ دارالاشاعت میں ہے۔

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔

یہاں اللہ سبحانہ کے علم کو لازم اور ضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے یہ صریح کفر ہے۔ الکوکب الشہابیہ ص ۱۲

اقول :

راقم الحروف اس عقیدہ کفریہ کی وضاحت - - - - - - - ان الفاظ میں کرتا ہے کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حضوری (۲) حصولی دیکھیں گے کہ مدرک (عالم) کے نزدیک نفس شی بغیر کسی صورت کے واسطے کے حاضر ہو تو اسے علم حضوری کہتے ہیں۔ اور اگر مدرک کے نزدیک کوئی شی صورت کے واسطے سے حاضر ہو تو یہ علم حصولی کہلاتا ہے۔ علم حضوری اور حصولی ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ (۱) حضوری قدیم (۲) حضوری حادث (۳) حصولی قدیم (۴) حصولی حادث۔ ہم خوف طوالت صرف حضوری قدیم کا اجمالاً ذکر کرتے ہیں۔ حضوری قدیم وہ علم ہے جس کا عالم قدیم ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا علم۔ حاصل کلام اللہ قدوس کا علم قدیم ہے کیونکہ اللہ اور اس کی صفات قدیم ہیں۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان پر جہل مرکب سوار ہے اس نے اللہ کے علم کو حادث مانا جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔

فتاویٰ عالمگیری، ج ۲، ص ۲۵۸ میں ہے :-

یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق به او نسبه الی الجهل او العجز او النقص الخ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے، وہ کافر ہے۔

مسئلہ کفر کی تفصیل کا شوق ہو تو پھر شرح عقائد نسفی اور فقہ اکبر کا مطالعہ فرمائیں۔

عقیدہ کفریہ:

جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ (تقویۃ الایمان ص [illegible]، الکوکب الشہابیہ، ص ۱۹)

یہاں انبیاء اور فرشتوں و قیامت و جنت و دوزخ وغیرہ تمام کے ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا افترا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا یہ کفر صریح کفریات کا مجموعہ ہے۔

اقول:

"کسی کو نہ مانے" یہ قضیہ سالبہ کلیہ ہے یعنی اللہ کے سوا مخلوق کے کسی فرد کو نہ مانو یہ کفر صریح ہے کیونکہ اس سے قیامت، دوزخ، جنت اور فرشتوں وغیرہ کا انکار لازم آئے گا۔

"گستاخ رسول کے کافر ہونے پر اجماع امت"

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی الله تعالی علیه واله وسلم المتنقص له کافر والوعید جار علیه بعذاب الله له وحکمه عند الامة القتل ومن شك فی کفره وعذابه کفر۔ (الشفاء، ص ٢١٦، نسیم الریاض شرح شفا، ص ٣٣٨، ج ٤، الرد المحتار، ص ٣١٧، ج ٣۔ الصارم المسلول، ص ٤)

محمد بن سحنون نے فرمایا علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے والا حضور علیہ السلام کی توہین کرنے والا کافر ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے۔ امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور

"وہابی اور دیوبندی کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے"

جب یہ واضح ہو گیا کہ وہابی دیوبندی کافر مرتد ہیں اور فتاویٰ رضویہ ۳۲۹، ج ۸ میں مرقوم ہے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مرتد کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام و مردار اور سور کی طرح ہے اگرچہ اس نے لاکھ تکبیریں پڑھ کر ذبح کیا ہو۔

درمختار میں ہے:۔

"لا تحل ذبیحة غیر کتابی من وثنی و مجوسی و مرتد و جنی"

کتابی کے علاوہ بت پرست آتش پرست مرتد اور جن کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

خلاصہ کلام عبارت مذکورہ کی روشنی میں حق خوب واضح ہو گیا کہ عرب و عجم کے وہابی اور دیوبندی مرتد ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے۔

"عقائد شیعہ"

تاجدار بریلی اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ کے رسالہ "رد الرفضہ" میں متعدد عقائد کفریہ مرقوم ہیں اگر ان کے عقائد پر اطلاع پانے کا شوق ہو تو اس رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ مگر ہم صرف شیعہ کا ایک عقیدہ کفریہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

درمختار مصری جلد ۵، ص ۴۳۱ میں ہے۔

یکفر بانکارہ امامة ابی بکر رضی اللہ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔ (رد الرفضہ، ص ۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

"دور حاضر کے شیعہ کافر مرتد ہیں اور ان کا ذبیحہ مردار ہے"

فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۳۲۹ میں ہے۔

آج کل شیعہ تبرائی ہیں ان کا عام عقیدہ یہ کہ قرآن حکیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کے بعد پیدا نہ ہوا اور ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگلے انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے۔ اسی طرح شیخین (حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی امامت کے منکر ہیں تو یہ عقائد خالص کفریہ ہیں لہٰذا یہ کافر مرتد ٹھہرے اور مرتد کا ذبیحہ ہم نے پہلے ثابت کر دیا ہے کہ مردار ہے۔ (ہادی تعزیر، فتاویٰ رضویہ)

"عقائد مرزائی"

مرزائیوں کے عقائد کفریہ بہت زیادہ ہیں تفصیل کیلئے تصنیف حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "سیف چشتیائی" کا مطالعہ فرمائیں۔

"عقیدہ کفریہ"

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ ان کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کی تعداد بہت کم ہے تو انہوں نے اپنے تمام نہ ماننے والوں کو کافر قرار دے دیا۔ فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (رسالہ الذکر الحکیم)

خبردار! اس قول سے مرزا خود کافر ہو گیا کیونکہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری، ج ۲، ص ۹۰۱، صحیح مسلم ج ۱، ص ۵۷ میں ہے:-

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ایما امریٔ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال و الا رجعت الیہ۔

یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر

ہے کہ وہ سچا کافر تھا اب تو خیر ورنہ یہ الفاظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

"مرزائی مرتد ہے اور اس کا ذبیحہ مردار ہے"

فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۳۳۲ میں ہے:

قادیانی صریح مرتد ہے، ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔

اقول:

ہماری اس تقریر سے چاروں فرق باطلہ کا مرتد ہونا بخوبی معلوم ہو گیا اور ان کے ذبیحہ کا حکم واضح ہو گیا۔ الحمد للہ ہمارا مدعیٰ ثابت ہو گیا۔ اس دعویٰ کے اثبات پر اس طرح پر بھی دلیل دی جا سکتی ہے۔ ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ فرق باطلہ اربعہ کا ذبیحہ مردار ہے۔

صغریٰ: الفرق الباطلة الاربعة مرتدون کبریٰ: کل مرتدین ذبیحتهم میتة

نتیجہ: الفرق الباطلة الاربعة ذبیحتهم میتة

چاروں فرقے باطلہ مرتد ہیں ہر مرتد کا ذبیحہ مردار ہے۔ چاروں فرق باطلہ کا ذبیحہ مردار ہے۔

صغریٰ پر دلیل دی جا چکی ہے اور کبریٰ پر بھی دلیل دی جا چکی ہے جب دونوں مقدمے مسلم ہو گئے تو نتیجہ کے ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا لہٰذا فرق باطلہ کے ذبیحہ کا مردار ہونا ثابت ہو گیا۔

نفس اسلام

دعوت فکر:

احباب اہل سنت کی خدمت میں گذارش ہے کہ گوشت خریدتے وقت تحقیق کرنا ضروری ہے کہ یہ گوشت کس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے۔ وہابی، دیوبندی، شیعہ اور مرزائی کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت ہرگز ہرگز نہ کھائیں ورنہ آپ مردار اور حرام گوشت کھائیں گے۔ الحمد للہ علی التمام: الاحقر غلام محمد عفا اللہ عنہ ۲۰۰۰، ۳، ۲۷

او جھڑی اور کپورے

کا

شرعی حکم

[illegible]

عطاء المنطق

فی

اصطلاحات المنطق

(زیر طبع)

[illegible]

[illegible]

محفل نعت

شریعت کے آئینے میں

[illegible]

[illegible] عقائد و مناظرہ

مفتاح الفلاح

[illegible]

Nafse Islam
نفس اسلام

مصنف کی دیگر تصانیف

- تلخیص سلم العلوم و میبذی
- عطاء جلال برائے امتحان تنظیم المدارس
- تلخیص شرح عقائد و مناظرہ رشیدیہ
- مفتاح الفلاح برائے تنظیم المدارس
- گلدستۂ حج در گلستان شریعت
- انسانی اعضاء کا استعمال اور پیوند کاری
- کھجور کی ٹوپی پہن کر اور ننگے سر نماز پڑھنے کا حکم
- مدارس الاسلام شریعت کا پیغام
- گاؤں میں جمعہ کی شرعی حیثیت
- التوضیح الناجی فی تفہیم السراجی (زیر تحریر)
- سراج النہی فی توفیر اللحی داڑھی کے مسائل (زیر تحریر)
- عطاء المنطق فی تعریفات المنطق (زیر طبع)
- فوٹو اور ویڈیو کا شرعی حکم (زیر تحریر)
- اوجھڑی اور کپورے کا شرعی حکم (زیر طبع)
- وہابی دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ذبح کرنے کا حکم شرعی
- دور حاضر کی محفل نعت شریعت کے آئینے میں (زیر طبع)
- الاستفتاء لحرمت التصویر
- حاشیہ عربی شرح تہذیب (زیر تحریر)
- نقشۂ اصول فقہ
- نقشۂ علم میراث
- نقشۂ علم منطق
- حج اور عمرہ شریعت کے آئینے میں
- قانون وراثت کا اسلامی شاہراہ (زیر تحریر)
- عطاء محمد شرح مجموعہ منطق (زیر تحریر)

nafseislam
نفس اسلام